حصہ سوم

باب الاعتکاف

ایام معدودات

اور آپ کے سوالات



مؤلف:

حضرت علامہ مولانا
مفتی ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی
غفر اللہ ذنبہ الخفی والجلی

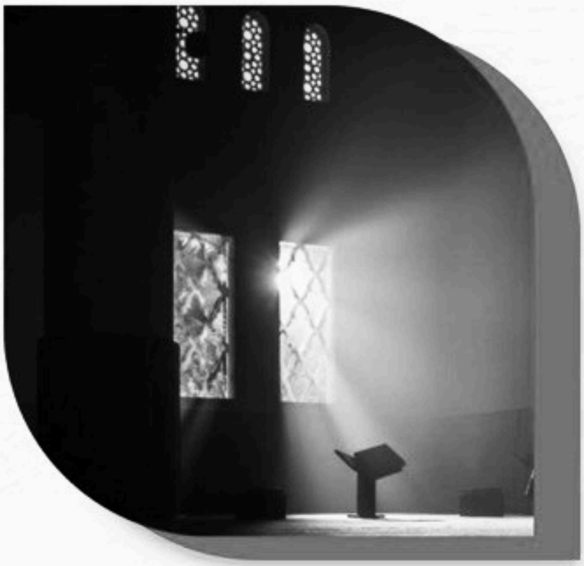
حصہ سوم

ISLAMIC QUERIES

باب الاعتکاف

ایام معدودات

اور آپ کے سوالات



مؤلف:

حضرت علامہ مولانا

مفتی ابو حنظلہ خالد تسنیم المدنی

غفر اللہ ذنبہ الخفی والجلی

مکتبہ صوت القرآن

اعتکاف کے متعلق جامع مگر مختصر سوالاً جواباً معلومات کا مجموعہ بنام

ایّام معدودات اور آپ کے سوالات (حصہ سوئم)

(باب الاعتکاف)

خالد تسنیم مدنی

(غفراللہُ الباري ذنبَہ الخفي و الجلي)

+447429436326

فہرست

دوسرا باب: اعتکاف کے جدید مسائل 38

تعارف

کتاب کا نام: ایّام معدودات اور آپ کے سوالات (سوئم)

عنوان / موضوع: فقہ (باب الاعتکاف)

جمع و ترتیب: خالد تسنیم مدنی (غفراللہُ الباري ذنبَہ الخفي و الجلي)

صفحات: 57

اشاعت اول: 2018

اشاعت ثانی: 2025

For feedback and suggestions please contact

+447429436326

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ دینِ اسلام محض عبادات اور عقائد تک محدود نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسی لیے نماز روزہ، زکوٰۃ صدقہ فطر اور اعتکاف جیسی بدنی اور مالی عبادات کے بھی تفصیلی احکامات دیے گئے ہیں تاکہ معاشرے میں مالی معاونت سے ضرورت مندوں کا خیال رکھا جائے اور معاشی توازن برقرار رہے جبکہ بدنی عبادت سے انسان اپنے آخرت کو بہتر بنا سکے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اعتکاف عبادت، روحانی تطہیر اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ایک منفرد ذریعہ ہے۔ یہ عبادت بندے کو دنیاوی مشاغل سے کاٹ کر خالصتاً اپنے رب کے حضور جھکنے، دعا کرنے، توبہ کرنے اور ذکر و فکر میں مشغول ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کی خاص فضیلت بیان کی گئی ہے، کیونکہ اس عشرے میں لیلۃ القدر جیسی عظیم رات موجود ہوتی ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

زیرِ نظر کتاب "ایام معدودات اور آپ کے سوالات (حصہ سوئم) ایک منفرد انداز میں کاوش کی گئی ہے اس سے پہلے تقریبا سات سال قبل 2018 میں جب "ایام معدودات اور آپ کے سوالات" کا پہلا حصہ جو روزہ کے متعلق مختصر مگر سوالات و جوابات پر مشتمل تھا

اس کی عوامی مقبولیت کےپیش نظر پھر" ایام معدودات اور آپ کے سوالات" دوسرا حصہ جو کہ صدقہ فطر کے متعلق تھا وہ بہت مقبول ہوا پھر اس کے بعد اسی ماہ رمضان میں "ایام معدودات اور آپ کے سوالات" کا تیسرا حصہ جو کہ اعتکاف کے متعلق مختصر سوالات و جوابات پر مشتمل ہے اس کی کاوش کی گئی تھی اب اسی تیسرے حصے (باب الاعتکاف) کو مزید تزین و آرائش اور کچھ اضافہ کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے، جس میں اعتکاف سے متعلق اہم سوالات کے جوابات آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مختصر مگر جامع انداز میں اعتکاف کے تمام ضروری پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے، مثلاً اعتکاف کی شرعی حیثیت، حالتِ اعتکاف کے ممنوعات، حالتِ اعتکاف میں کرنے والے کام اور اس کے ساتھ ساتھ اعتکاف کے جدید مسائل اس کتاب کو اہمیت کو چار چاند لگا دیتا ہے

یہ کتاب نہ صرف عام مسلمانوں کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ علما، طلبہ اور خطبا کے لیے بھی ایک عمدہ رہنما ثابت ہوگی۔ امید ہے کہ یہ علمی کاوش عوام الناس میں اعتکاف کی نہ فقط اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس کے عملی نفاذ میں معاون ثابت ہوگی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل اور عملی رہنمائی کو بھی جس عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے وہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنے میں بھی معاون ہوگی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے، اور ہمیں اخلاص کے ساتھ عبادات بجا لانے کی توفیق دے اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت اور معرفت سے منور کرے۔(آمین)

اور قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی شرعی غلطی پائیں تو نیچے دیئے گے نمبر پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقعہ فراہم کریں۔

خالد تسنیم مدنی
المتخصص في الفقه الاسلامی
اسلامک ریسرچ اسکالر
Birmingham (UK)
+447429436326

انتساب

میں اپنی یہ ادنیٰ سی کاوش

سیدنا ابراھیم علیہ السلام
اور سیدنا اسمعیل علیہ السلام

کے نام کرتا ہوں جنھوںنے معتکفین کے لئے اللہ کے گھر کو پاک و صاف رکھا ، اس کے بعد جملہ معتکفین جنہوں نے بھی زندگی میں جب کبھی بھی اعتکاف کیا ہو۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک اس کاوش کے صدقے میری، میرے والدین، اہل و عیال، بہن بھائی، جملہ معاونین اور اساتذہ کرام کی بخشش فرمائے اور تمام امت مسلمہ کے لیے اس کو نافع بنائے ۔آمین

خالد تسنیم

کچھ مؤلف کے بارے

حضرت علامہ ابو حنظلہ خالد تسنیم مدنی پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر گجرات کے نواحی ایک قصبے میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد صاحب انتہائی شریف النفس، صوفی منش اور ملنسار طبیعت کے مالک انسان ہیں اور پینتالیس سال سے زائد اللہ کے گھر یعنی مسجد کی خدمت کرنے میں مصروف ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک نے ان کی اولاد میں بھی دین کی محبت اور شوق علم دین پیدا فرمایا موصوف اپنی ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کرنے کے بعد اسی علمی پیاس کو بجھانے کے لیے درس نظامی کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز لاہور کی عظیم درسگاہ، جامعة المدینہ کاہنہ نو سے کیا اور وہی سے فراغت حاصل کی۔ شوق و محنت اور اعلی ذہانت کی وجہ سے ان کا کلاس میں نمایاں علمی مقام تھا ،بہت محنتی اور سلیقہ مند طالب علم تھے ، سبق کو کلاس میں ہی اچھے سے سمجھ لیا کرتے اور کلاس کے بعد اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ تعلیمی حلقوں میں ان کی مدد کرتے اور اپنا سبق رات کو جب سب سو جاتے تب دہرائی اور اگلے دن کے سبق کی تیاری و عربی شروحات کا مطالعہ کرتے، علمی ابحاث میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اسی وجہ سے دوران طالب علمی اساتذہ کی خاص شفقتیں ان پر رہیں جن کی بدولت جامعہ کے ہونہار طالب علم کے طور پر ابھرے ۔

درسِ نظامی سے فراغت پر نہ صرف امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے سر پر دستار بندی فرمائی بلکہ ایک قلم بھی تحفۃً عنایت فرما کر گویا امت مسلمہ کی اصلاح کا کام قلم کے ذریعے کرنا بھی آپ کے سپرد فرمایا۔

آپ ذہین و فطین اور درسی اسباق پر مضبوط گرفت ہونے کی وجہ سے اساتذہ نے دوران طالب علمی ہی تدریس کا حکم دے دیا تھا لہٰذا اور 2008ء سے لے کر تا دم تحریر (2023) آپ مسلسل درسِ نظامی کی مروجہ درسی کتب تدریس فرما رہے ہیں (پہلے اپنے مادری وطن پاکستان میں اور تا حال یوکے میں)

دراصل موصوف دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم میں بھی یکسر نمایاں رہے اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ذاتی طور پر پنجاب یونیورسٹی (Punjab University) سے بھی تعلیمی سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا اسی لیے آپ ابتداءً تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلے میں ہی لندن والتھم کالج (London Waltham College) تشریف لائے اور پھر ساتھ ہی اصلاح امت کے پیشِ نظر دین متین کی اشاعت و ترویج کے لیے یوکے (UK) میں اپنی دینی خدمات بصورت درس و تدریس، وعظ و تبلیغ سر انجام دیتے رہے اور تا حال یوکے (UK) ہی میں درسی کتب کی تدریس کا سلسلہ جاری ہے اور اب تو نہ فقط پاکستان میں بلکہ یوکے (UK) بھر میں آپ کے برٹش اسٹوڈنٹس (British students) بھی عالم بن کر آگے علم کی شمع روشن کرتے ہوئے منصبِ تدریس پر فائز ہیں

آپ نے بیسیوں اساتذہ سے فیضِ اکتساب حاصل کیا ہے سب کے نام ذکر کرنا مشکل ہے ان میں سے چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں

استاذ العلماء ، شیخ الحدیث علامہ غلام شبیر سعیدی (حفظہ اللہ القوی)

استاذ العلماء ، شیخ الحدیث، شارح ترمذی مفتی محمد ہاشم خان مدنی (سلمہ الغنی)

استاذ العلماء ، شیخ الحدیث، علامہ محمد عامر حمید مدنی (سلمہ الغنی)

جامع المعقول و المنقول، استاذ العلماء ، شیخ الحدیث ، محمد خلیل مدنی (رحمہ اللہ)

ان کے علاوہ استاذ العلماء ، رئیس دار الحدیث و الافتاء، جامعۃ النور جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان ، مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (عفی عنہ)

رئیس دار الافتاء دارالعلوم حشمت رضا، مفتی عطاء محمد مشاہدی (عفی عنہ)

رئیس دار الافتاء فیضان شریعت ، ابو اطہر مفتی محمد اظہر مدنی (سلمہ الغنی)

اور صدر شعبہ افتا دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ جوگیشوری ممبئی ہند، جناب مفتی منظور احمد یارعلوی صاحبِ فتاوی یارعلویہ دامت برکاتہم العالیہ سے بھی فیض اکتساب حاصل کیا

ویسے تو آپ گاہے بگاہے لوگوں کی علمی پیاس بصورت سوال وجواب بجھاتے ہی رہتے ہیں

انتہائی مصروفیت کے باوجود آپ اپنی تالیفی خدمات کی صورت میں مندرجہ ذیل کتب ترتیب دے چکے ہیں

۱-ایام معدودات اور آپ کے سوالات (کتاب الصیام) (اردو ، انگلش)

۲-ایام معدودات اور آپ کے سوالات (کتاب الصدقات)
۳-ایام معدودات اور آپ کے سوالات (کتاب الزکاۃ)
۴-ماہ مواسات اور آپ کے سوالات کے جوابات (اردو، انگلش)
۵-سوشل میڈیا استعمال کرنے کے اسلامی آداب (اردو، انگلش)
٦-اسماء سور القرن و وجوھہا (قرآنی سورتوں کے نام رکھنے کی حکمتیں)
۷-الاسماء القرانیۃ لیوم القیامۃ (روز قیامت کے قرآنی نام)
۸-زبدۃ البیان في خلاصۃ سور القرآن (قرآنی سورتوں کے مضامین کا خلاصہ)
۹-سردی کا موسم اور ہم
۱۰-ایک گناہ سترہ گواہ
۱۱-ہیومن رائٹس اور ہمارا اسلام (اردو، انگلش)
۱۲-مسائل صراط الجنان (حصہ1)
۱۳-مسائل صراط الجنان (حصہ2)
۱۴-مسائل صراط الجنان (حصہ3)
۱۵-مسائل صراط الجنان (حصہ4)
۱٦-مسائل صراط الجنان (حصہ5)
۱۷-مسائل صراط الجنان (حصہ6)
۱۸-عقائدِ اہلسنت
۱۹-گناہ دھونے والا صابن
۲۰-اوور سیز اور وقتِ قربانی (اردو انگلش)
۲۱-الرقیۃ الشرعیۃ
۲۲-تسمیہ کے احکام شرعیہ
۲۳-بچوں کے تحائف کا شرعی حکم
۲۴-یسألونک (وہ آپ سے پوچھتے ہیں)
۲۵-گھیراؤ جلاؤ پتھراؤ اور اسلامی تعلیمات

۲۶-محبت اللہ جن سے کرتا ہے

۲۷-قوت حافظہ بڑھانے والے وظائف

۲۸-نکاح کا پرپوزل(اردو ، انگلش)

۲۹-زیارات مقامات مقدسہ(سفرِترکی)

۳۰- مرد میدان عرب

۳۱- ٹھنڈے سوالات، گرما گرم جوابات

۳۲-مراتب علم

۳۳-Babies کے اسلامی نام

اور ہنوز مزید سلسلہ جاری ہے، اللہ پاک آپ کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے اور آپ کے وجود سے دین اسلام کی اشاعت کو مزید عروج بخشے(آمین)

سید کلیم افضل مدنی

پہلا باب: اعتکاف کے بنیادی (Fundamental) مسائل

سوال: اعتکاف کی تعریف کیا ہے؟

جواب: اعتکاف کا لغوی معنی ٹھہرنا اور رکنا اور دَھرنا مارنا ہے، جبکہ شرعی اصطلاح میں "مسجِد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے بہ نیّتِ اِعتِکاف ٹھہرنا اِعتِکاف ہے، مطلب یہ کہ مُعتَکِف اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عبادت پر کمر بَستَہ ہو کر دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اس کی یِہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پَروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: مُعتَکِف کی مِثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! جب تک تُو میری مغفِرت نہیں فرما دے گا میں یہاں سے نہیں اُٹھوں گا۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری،، ج 1 ص 212، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: اعتکاف کی کتنی اقسام (Types) ہیں؟

جواب: فقہ حنفی میں اعتکاف کی تین اقسام ہیں:

1۔ واجب اعتکاف (نذر کا اعتکاف)

اِعتِکاف کی نَذر (یعنی مَنّت) مانی یعنی زَبان سے کہا: "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے فُلاں دن یا اتنے دن کا اِعتِکاف کروں گا۔" تو اب جِتنے بھی دن کا کہا ہے اُتنے دن کا اِعتِکاف کرنا واجِب ہوگیا۔

2۔ مسنون اعتکاف (رمضان کے آخری عشرے میں)

یعنی رَمضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشرے کا اعتکاف "سنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ" ہے۔

3۔ نفل اعتکاف (کسی بھی وقت)

نذر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ جو اعتِکاف کیا جائے وہ مستحب (یعنی نفلی) و سنّتِ غَیر مُؤَکَّدہ ہے۔ اِس کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقت کی قید۔جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں اِعتِکاف کی نیّت کر لیجیے۔جب تک مسجِد میں رہیں گے کچھ پڑھیں یا نہ پڑھیں اِعتِکاف کاثواب پائیں گے، جب مسجِد سے باہَر نکلیں گے اِعتِکاف ختم ہو جائے گا

حوالہ:(الفتاوی الهندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری،، ج 1 ص 212، مطبوعہ دار الفکر،بیروت)

سوال: اعتکاف کی شرائط (conditions) کتنی ہیں؟

جواب :اعتکاف کی مندرجہ ذیل پانچ شرائط ہیں

1۔ مسلمان ہونا

2۔عاقل ہونا

3۔نیت ہونا

4۔جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا

5۔ البتہ اگر اعتکاف مسنون یا واجب ہے تو پھر روزہ رکھنا بھی شرط ہے

حوالہ:(الفتاوی الهندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری،، ج 1 ص 211، مطبوعہ دار الفکر،بیروت)

سوال: کیا رمضان میں اعتکاف فرض ہے؟

جواب: رمضان میں اعتکاف فرض نہیں بلکہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر کسی بستی میں کوئی بھی نہ کرے تو سب گناہگار ہوں گے۔ اور اگر کسی ایک نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا

حوالہ: (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج 2 ص 113، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ)

سوال: مسنون اعتکاف کب شروع ہوتا ہے؟

جواب: کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی بیسویں تاریخ کو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کے اندر بہ نیّتِ اعتِکاف موجود ہو اور انتیس کے چاند کے بعد یا تیس کے غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد سے باہَر نکلے۔ اگر بیس رَمَضانُ المبارک کو غُروبِ آفتاب کے بعد مسجِد میں داخِل ہوئے تو اِعتِکاف کی سنّتِ مُؤَکَّدَہ ادا نہ ہوئی بلکہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مسجِد میں تو داخِل ہو چکے تھے مگر نیَّت کرنا بھول گئے تھے یعنی دل میں نیَّت ہی نہیں تھی تو اِس صورت میں بھی اعتِکاف کی سنّتِ مُؤَکَّدہ ادا نہ ہوئی۔

حوالہ: (بہار شریعت، ج 1 ص 1021، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان)

سوال: کیا نفل اعتکاف کے لیے وقت کی کوئی قید ہے؟

جواب: نہیں، نفل اعتکاف کسی بھی وقت اور کسی بھی مدت کے لیے کیا جا سکتا ہے، چاہے کچھ لمحوں کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 441

سوال: کس مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے؟

جواب: سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم پھر مسجد اقصیٰ میں پھر اُس مسجد میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔

حوالہ: (الجوھرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری، ج1 ص188، المطبعۃ الخیریۃ)

سوال: کیا خواتین بھی اعتکاف کر سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں، خواتین بھی اعتکاف کر سکتی ہیں مگر مسجد میں نہیں بلکہ گھر میں کسی مخصوص جگہ کو مسجدِ بیت بنا کر اعتکاف کر سکتی ہیں۔

حوالہ: فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 212

سوال: مسجدِ بیت کیا ہوتا ہے؟

جواب: گھر میں ایسی جگہ جو اُس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہو اسے مسجدِ بیت کہتے ہیں اور عورت کے لیے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ کہ اس جگہ کو چبوترہ وغیرہ کی طرح بلند کر لے۔

حوالہ: (المحيط البرهاني في الفقه النعماني، ج2 ص405، مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت)

سوال: کیا اعتکاف کے لیے روزہ ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں واجب اور مسنون اعتکاف کے لیے روزہ ضروری ہے، لیکن نفل اعتکاف روزے کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔

حوالہ: ہدایہ، جلد 1، صفحہ 213

سوال: کیا جمعہ کے دن اعتکاف شروع کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، نفل اعتکاف کسی بھی دن شروع کیا جا سکتا ہے، البتہ مسنون اعتکاف 20 رمضان سے شروع ہوتا ہے چاہیے جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور۔

حوالہ: بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 114

سوال: کیا بچے بھی اعتکاف کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر بچہ سمجھدار (ممیّز) ہو تو اگر بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے۔

حوالہ: رد المحتار، جلد 2، صفحہ 445

سوال: کیا نابالغ کا اعتکاف درست ہے؟

جواب: جی ہاں ایسا نابالغ جو پاکی ناپاکی کی تمیز اور سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔ البتہ نا سمجھ بچوں کا اعتکاف بیٹھنا منع ہے

حوالہ: (الفتاوی الھندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری، ج 1 ص 212، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: کیا مسجد کے علاوہ کہیں اور اعتکاف ہو سکتا ہے؟

جواب: مردوں کے اعتکاف کے لیے باقاعدہ شرعی مسجد ضروری ہے، جبکہ خواتین کا اعتکاف ان کے گھروں میں مسجدِ بیت میں جائز ہے اور فی زمانہ انہیں مسجدوں میں اعتکاف کی اجازت نہیں۔

حوالہ: ماخوذ من ہدایہ، جلد 1، صفحہ 214

سوال: کیا اعتکاف کے دوران بغیر شرعی حاجت کے نہا سکتے ہیں؟

جواب: اگر غسل خانہ فنائے مسجد میں ہے، تو بغیر غسل واجب ہوئے گرمی وتروتازگی کے لیے مناسب طریقہ سے غسل کر سکتے ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: ''فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریاتِ مسجد کے لیے ہے، مثلاً: جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے۔" اگر غسل خانہ مسجد سے باہر ہے، تو گرمی و تروتازگی کے لیے غسل کرنے کے لیے جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حوالہ: (ملتقطا از فتاویٰ امجدیہ، کتاب الصوم، جلد 1، صفحہ 399)

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:217 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/drDUQ8HulSQ

سوال: کیا عورت دورانِ اعتکاف باتھ(bath) یا شاور(shower) لے سکتی ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ عورت گھر میں متعیّن کردہ جگہ میں اعتکاف کرتی ہے، جو "مسجدِ بیت" کہلاتی ہے اور مسجدِ بیت میں فنا کا کوئی تصور نہیں ہوتا اس لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر بلا ضرورت نہیں نکل سکتی، لہٰذا عورت فرض غسل کے علاوہ کسی غسل مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے یا فریش ہونے کے لئے غسل، باتھ(bath) یا شاور(shower) نہیں لے سکتی اور ان اس کیلئے مسجد بیت سے نکلے گی، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حوالہ: نور الھدی فی اعتکاف النساء، صفحہ 43

سوال: کیا دورانِ اعتکاف مسجد میں کاروبار کرنا جائز ہے؟

جواب: نہیں، مسجد میں خریدو فروخت بقصدِ تجارت منع ہے، اور اعتکاف کے دوران یہ اور بھی زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

حوالہ: سنن ترمذی، حدیث نمبر 1321

سوال: کیا عورت مسجدِبیت میں اعتکاف کے دوران خرید و فروخت کر سکتی ہے ؟

جواب: جی ہاں، عورت مسجدِبیت میں خرید و فروخت کر سکتی ہے۔

حوالہ ! :(المحيط البرهاني في الفقه النعماني، ج5 ص317، مطبوعۃدار الکتب العلمیۃبیروت)

سوال: کیا اعتکاف کے دوران عام دنیاوی گفتگو کرنا جائز ہے؟

جواب: دَورانِ اعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورۃً دُنیَوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دِھیمی آواز کے ساتھ اور احترامِ مسجِد کو ملحُوظ رکھتے ہوئے بات کیجیے مگر فضول گفتگو سے اجتناب ضروری ہے۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 450

سوال: کیا اعتکاف کے دوران گھر والوں سے فون پر بات کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، مگر صرف ضروری بات چیت کی اجازت ہے، بلا ضرورت گپ شپ جائز نہیں۔

حوالہ: (درالمختارمع ردالمحتار، ج2 ص 450 مطبوعہ دار الفکربیروت)

سوال: کیا عورت حالت اعتکاف میں خوشبو لگا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں لگا سکتی ہے۔

حوالہ: رد المحتار، جلد 2، صفحہ 448

سوال: کیا عورت کا اعتکاف بیٹھنے کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں

حوالہ: (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الاعتكاف، ج 2 ص 108، مطبوعة دار الكتب العلمية)

سوال: کیا اعتکاف کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت دل سے کرنا کافی ہے، البتہ زبان سے نیت کر لینا بہتر ہے تاکہ پختگی حاصل ہو۔

حوالہ: الدر المختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 442

سوال: کیا نفل اعتکاف کے لیے نیت ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، بغیر نیت کے اعتکاف نہیں ہوتا، نیت کسی بھی عبادت کی شرط ہے۔

حوالہ: ہدایہ، جلد 1، صفحہ 213

سوال: اگر کسی نے اعتکاف کی نیت کی مگر مسجد میں پہنچنے سے پہلے ارادہ بدل دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:جب تک مسجد میں داخل نہیں ہوا، نیت تبدیل کرنا جائز ہے اور کوئی گناہ نہیں۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 444

سوال: کیا اعتکاف کے دوران مسجد میں جگہ تبدیل کر سکتے ہیں؟

جواب:جی ہاں، مسجد کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جائز ہے، مگر بغیر وجہ جگہ نہ بدلے۔

حوالہ: الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 213

سوال: اگر کوئی اعتکاف کے دوران بے وضو ہو جائے تو کیا مسجد میں رہ سکتا ہے؟

جواب:ہاں، مگر فوراً وضو کر لینا چاہیے کیونکہ بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔

حوالہ: بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 118

سوال: اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو کیا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: نہیں، کیونکہ بھول کر کھانے سے روزہ بھی نہیں ٹوٹتا، اور اعتکاف کا مدار روزے پر ہے۔

حوالہ: فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 213

سوال: اگر عورت کو دوران اعتکاف حیض آجائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:اس کا اعتکاف فوراً ختم ہو جائے گا اور بعد میں اس کی قضا واجب ہو گی۔

حوالہ:

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:221 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/NgolQtPVCzw

سوال: کیا معتکف بیوی مسجدِبیت میں رہتے ہوئے اپنے شوہر کے ساتھ ایک بستر پر سو سکتی ہے؟

جواب: نہیں، جس طرح احرام کی حالت میں جماع و مُقَدّماتِ جماع حرام ہیں یونہی اعتکاف کے دوران بیوی کے لیے جماع اور مقدمات جماع حرام ہیں ، مقدمات جماع سے مراد ایسے افعال جو جماع کی طرف لے جانے والے ہوں۔

حوالہ:(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، ج 2 ص 532 مطبوعہ دار الکتب الاسلامی)

سوال: کیا اعتکاف کے دوران گھر والوں سے ملاقات کے لیے باہر جا سکتے ہیں؟

جواب:نہیں، بلا ضرورت مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا البتہ مسجد کی حدود میں رہتے ہوئے گھر والوں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔

حوالہ: الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 214

سوال: کیا معتکف کا حالتِ اعتکاف بولنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ معتکف اگر بہ نیّت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہِ تحریمی ہے اور اگرچُپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چُپ رہا تو یہ مکروہ نہیں ، بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے، مگر بوقت ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

(در المختار مع رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج 3 ص 507 مطبوعہ دار الفکر بیروت)۔

سوال: اگر کسی مجبوری کی وجہ سے اعتکاف توڑنا پڑے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شرعی مجبوری کے تحت اعتکاف توڑا جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔

حوالہ: رد المحتار، جلد 2، صفحہ 446

سوال: اگر کسی نے نذر مانی کہ وہ 10 دن کا اعتکاف کرے گا، مگر درمیان میں توڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے دوبارہ مکمل 10 دن کا اعتکاف کرنا پڑے گا، کیونکہ نذر کا اعتکاف مسلسل کرنا ضروری ہے۔

حوالہ: (رد المحتار علی الدر المختار، ج 2 ص 446 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سوال: کیا معتکف اپنی بیوی کا بوسہ(kiss) سکتا ہے؟

جواب نہیں ، معتکف پر جماع،چھونا اور بوسہ لینا حرام ہے۔

حوالہ:(در المختارمع رد المحتار، ج2 ص396 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سوال: کیابیوی مسجدِبیت میں رہتے ہوئے اپنے شوہر کا سر وغیرہ دبا سکتی ہے؟

جواب:جی ہاں،جبکہ بیوی کو شہوت نہ ہو۔

یاد رہے جس طرح احرام کی حالت میں جماع و مُقدّماتِ جماع حرام ہیں یونہی اعتکاف کے دوران بیوی کے لیے جماع اور مقدمات جماع حرام ہیں ، مقدمات جماع سے مراد ایسے افعال جو جماع کی طرف لے جانے والے ہوں۔

حوالہ:(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، ج 2 ص 532 مطبوعہ دار الکتب الاسلامی)

سوال: کیا اعتکاف کے دوران نکاح کرنا یا نکاح میں شرکت کرنا جائز ہے؟

جواب:نہیں، مسجد سے باہر جانا ضروری ہو تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حوالہ: بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ 119

سوال: اگر کوئی شخص نفل اعتکاف کر رہا ہو اور کسی وجہ سے توڑ دے تو کیا قضا واجب ہے؟

جواب:نہیں، نفل اعتکاف اگر توڑ دیا جائے تو قضا واجب نہیں، لیکن دوبارہ مکمل کرنا مستحب ہے۔

حوالہ: الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 215

سوال: کیا اعتکاف کے دوران خوشبو یا عطر لگانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، خوشبو لگانا جائز ہے، مگر اتنا مبالغہ یا ایسی تیز خوشبو کا استعمال نہ کیا جائے کہ دوسروں کو تکلیف ہو۔

حوالہ: ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 448

سوال: کیا اعتکاف کے دوران مسجد میں سونا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، معتکف مسجد میں سونے کے لیے بستر بھی لگا سکتا ہے۔

حوالہ: ہدایہ، جلد 1، صفحہ 216

سوال: کیا معتکف مسجد میں ریح (breaking wind) خارج کر سکتا ہے؟

جواب: مسجد میں ریح خارج کرنا مکروہ و خلاف ادب ہے، البتہ اگر ریح میں بدبو ہو تو پھر ریح خارج کرنا ناجائز ہے فوراً مسجد سے نکلنا جانا واجب ہے کیونکہ مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔

حوالہ:

سوال: کیا اعتکاف کے دوران کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا اعتکاف کو باطل کر دے گا؟

جواب: نہیں، مگر جھگڑا کرنا مکروہ ہے اور اعتکاف کے روحانی فائدے کو ختم کر دیتا ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 450

سوال: کیا اعتکاف کے دوران رات کو قیام اللیل (تہجد) پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، مگر یہ مستحب ہے اور زیادہ سے زیادہ عبادت کرنا افضل ہے۔

حوالہ: رد المحتار، جلد 2، صفحہ 451

سوال: اگر مسجد میں بجلی چلی جائے اور گرمی زیادہ ہو تو کیا باہر جا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں، جب تک کہ ایسی صورت نہ ہو کہ مسجد میں ٹھہرنا ناممکن ہو جائے۔

حوالہ: بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 120

سوال: کیا اعتکاف کے دوران معتکف جرابیں (socks) پہن سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، جبکہ جرابوں سے بدبو نہ آتی ہو ورنہ منع ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 450

سوال: کیا معتکف وضو خانہ، جوتے اتارنے کی جگہ بلا ضرورت جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اصلِ مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لیے خاص کر کے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف شدہ جگہ جو ضروریات و مصالحِ مسجد کے لیے وقف ہوتی ہے، جسے فنائے مسجد کہا جاتا ہے، اس میں بنے ہوئے وضو خانہ، استنجا خانہ اور جوتے اتارنے کی جگہ پر معتکف بلا ضرورت بھی جا سکتا ہے کہ ان جگہوں پر جانا مسجد سے باہر جانا نہیں، اس لیے کہ اس معاملہ میں فنائے مسجد، مسجد کے حکم میں

ہے۔چنانچہ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:''فِنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہَر اس سے مُلحَق ضروریاتِ مسجد کے لیے ہے، مَثَلًا: جوتا اتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ اِن میں جانے سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔''مزید آگے لکھتے ہیں: '' فنائے مسجد اس مُعامَلہ میں حکمِ مسجد میں ہے۔''

حوالہ:(فتاویٰ امجدیہ، کتاب الصوم، ج 1، ص 399، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

سوال: کیا معتکف کا مسجد میں پردہ لگا کر اعتکاف بیٹھنا ضروری ہے ؟

جواب: نہیں،یہ عام لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ معتکف کو مسجِد میں پردے لگا کر اس کے اندر بالکل چپ چاپ پڑے رہنا چاہئے، بلکہ بعض تو اسے ضَروری سمجھتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ۔ اگر ضرورت ہو اور کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو پردہ لگا لینا بہت عمدہ ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اعتکاف کیلئے خیمہ لگانا ثابت ہے، البتہ بغیر پردہ لگائے بھی اعتکاف دُرُست ہے۔ خاموشی کو بذاتِ خود عبادت سمجھنا غلط ہے چُنانچِہ صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی بہار شریعت میں لکھتے ہیں: معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہِ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں، بلکہ یہ تو اعلٰی درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ

ہے، مگر بوقت ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

حوالہ (بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 1026تا1027)، (دُرِّ مُخْتار ج۳ص۵۰۷)

دوسرا باب: اعتکاف کے جدید مسائل

اس باب میں ہم اعتکاف کے متعلق خاص طور پر جدید دور میں پیش آنے والے مسائل کا احاطہ کریں گے، جیسے موبائل (Mobile)، سوشل میڈیا (social media)، آن لائن دروس (online classes)، اور دیگر جدید سہولتوں کے متعلق فقہ حنفی کی روشنی میں ان کا حل بیان کیا جائے گا۔

سوال: کیا اعتکاف کے دوران موبائل فون (mobile phone) استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر موبائل فون کا استعمال دینی مقاصد کے لیے ہو، جیسے قرآن، حدیث، فقہی مسائل، یا دینی دروس سننے کے لیے، تو جائز ہے، مگر غیر ضروری استعمال، سوشل میڈیا (Social media) پر وقت ضائع کرنا، یا دنیاوی باتوں میں مشغول ہونا اعتکاف کے روحانی فوائد کو کم کر دیتا ہے۔

حوالہ: تسنیم الفتاویٰ، صفحہ 161

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:216 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/Rq_x9YWWqkw

سوال: کیا اسلامک سینٹر (Islamic centre) یا جائے نماز میں اعتکاف ہو سکتا ہے؟

جواب: مَردوں کے اعتکاف کے لئے وقف مسجد کا ہونا شرط ہے جائے نماز چونکہ مسجد نہیں ہوتی اس لئے اس میں مَردوں کا اعتکاف بھی نہیں ہوسکتا۔ احناف کے نزدیک وقف مسجد کے علاوہ صرف عورتوں کا اعتکاف نماز کے لئے گھر میں مخصوص کی گئی جگہ جسے مسجدِ بیت کہتے ہیں اس میں ہوسکتا

ہے۔ مَردوں کے اعتکاف کے لئے بہر صورت مسجد ضروری ہے لہذا ایسا کسی بھی اسلامک سینٹر (Islamic centre) یا جائے نماز جس کو مسجد قرار نہ دیا گیا ہو اس میں اعتکاف ہرگز درست نہ ہوگا۔

حوالہ: ماخوذ از مختصر فتاوی اہلسنت، ص28

سوال: کیا معتکف موبائل پر آن لائن دروس (online lessons) سن سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، آن لائن دروس، تلاوت، یا نیک صحبت حاصل کرنے کے لیے دینی مواد سننا جائز ہے، بلکہ مفید بھی ہے۔

حوالہ: مأخوذ از فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 449

سوال: کیا اعتکاف کے لئے ٹیبلٹ (Tablet) سے شرعی عذر (حیض) کو روکنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، جبکہ ٹیبلٹ (Tablet) یا انجکشن (injection) لگوانے سے صحت پر برے اثرات مرتب نہ ہوں۔ لیکن اگر انجکشن لگوانے یا گولیاں کھانے کے باوجود کسی وقت عذرِ شرعی لاحق ہوجائے - چاہے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی ہو تو مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حوالہ:

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:212 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/WU_gSKQ1Rbw

سوال: کیا دورانِ اعتکاف ویڈیو کال (video call) یا فیس ٹائم (FaceTime) پر کال کرنا جائز ہے؟

جواب: بلا ضرورت ویڈیو کال کرنا مناسب نہیں، لیکن اگر دینی تعلیم یا کسی شدید مجبوری کے تحت ہو تو گنجائش ہے، مگر مسجد میں ادب اور احتیاط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

حوالہ: ماخوذ من بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 121

سوال: کیا اعتکاف کے دوران سوشل میڈیا (Social media) پر وقت گزارنا جائز ہے؟

جواب: اگر سوشل میڈیا کا استعمال (social media) دینی مقاصد کے لیے ہو تو جائز ہے، لیکن غیر ضروری گفتگو، گپ شپ (chatting)، یا فضول پوسٹس (Posts) دیکھنے میں وقت ضائع کرنا مکروہ ہے۔

حوالہ: مأخوذ من فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 216

سوال: کیا مسجد میں آئی پیڈ (iPad) لیپ ٹاپ (laptop) یا ٹیبلیٹ (tablet) استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر دینی مواد پڑھنے یا سننے کے لیے استعمال کیا جائے تو جائز ہے، مگر دنیاوی مصروفیات کے لیے استعمال کرنا اعتکاف کے مقصد کے خلاف ہے۔

حوالہ: ماخوذ من الدر المختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 450

سوال: کیا معتکف مسجد میں صفائی کی نیت سے وائیکیوم (vacuum) یا ہُووَر (hoover) لگا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، مسجد کی صفائی کرنا مستحب اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔

حوالہ: (مأخذ من سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث 455، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

سوال: کیا معتکف آن لائن کاروبار (Online business) لیپ ٹاپ (laptop) استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں، اعتکاف کا مقصد عبادت ہے، اس لیے دنیاوی کاروبار یا جاب (job) کے لیے مسجد میں وقت گزارنا اعتکاف کے روحانی فوائد کو ختم کر دیتا ہے، لہٰذا منع ہی کیا جائے گا

حوالہ: مأخوذ من ہدایہ، جلد 1، صفحہ 217

سوال: کیا معتکف اپنی فیملی کے لئے آن لائن شاپنگ (Online shopping) کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، معتکف کو اپنی یا اپنی فیملی کی ضرورت کیلئے مسجِد میں آن لائن شاپنگ (Online shopping) جائز ہے۔

حوالہ: (رد المحتار علی الدر المختار، ج 3 ص 506 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سوال: کیا اعتکاف میں دنیاوی کالز (calls) یا میسجز (messages) کرنا جائز ہے؟

جواب: ضروری امور کے لیے مختصر گفتگو کی اجازت ہے، لیکن بلا وجہ طویل کالز (calls) اور فضول بات چیت اعتکاف کے مقصد کے خلاف ہے۔

حوالہ: تسنیم الفتاویٰ، صفحہ 161

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:216 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/Rq_x9YWWqkw

سوال: کیا معتکف کو مسجد میں وائی فائی (wifi) استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر دینی علوم کے لیے ہو تو جائز ہے، لیکن انٹرنیٹ (internet) پر غیر ضروری وقت ضائع کرنا مکروہ ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 451

سوال: کیا اعتکاف کے دوران یوٹیوب (YouTube) پر دینی ویڈیوز (videos) دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، دینی علم حاصل کرنے کی نیت سے یوٹیوب (YouTube) پر دینی ویڈیوز (videos) یا شارٹس (shorts) دیکھنا جائز تو ہے، لیکن یاد رہے بعض اوقات دینی کلپس (clips) شروع ہونے سے پہلے دیگر ایڈز (aids) بھی آجاتے ہیں جن کی شریعت اجازت نہیں دیتی لہذا یوٹیوب (YouTube) پر دیکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر موبائل (mobile) میں پہلے سے سیو (save) ہیں تو ان کو دیکھنے میں یا سننے میں حرج نہیں جبکہ کسی بھی نمازی کی نماز یا نیند میں خلل نہ آتا ہو تو۔

حوالہ: ماخوذ من رد المحتار، جلد 2، صفحہ 452

سوال: کیا اعتکاف میں کسی کو آن لائن تعلیم (online teaching) دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، اگر یہ دینی تعلیم ہو تو باعثِ ثواب ہے، لیکن دنیاوی تعلیم دینا اعتکاف کے مقصد سے دور کر سکتا ہے۔

حوالہ: مأخوذ من بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 123

سوال: کیا اعتکاف کے دوران کسی ویب سائٹ (website) پر کمنٹس (comments) کرنا جائز ہے؟

جواب: اجتناب کرنا چاہیے ۔ اعتکاف کے حقیقی مقصد کے خلاف ہے۔

حوالہ: مأخوذ من بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 123

سوال: کیا مسجد میں اعتکاف کے دوران آن لائن گیمز (online games) کھیل سکتے ہیں؟

جواب: نہیں، مسجد میں گیمز (games) کھیلنا منع ہے اگرچہ آئن لائن ہو۔

حوالہ: مأخوذ الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 217

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:268 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/qpA15bvonAs

سوال: کیا اعتکاف کے دوران لائیو (live) دینی نشست میں شامل ہونا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، آن لائن دینی نشست میں شامل ہونا مفید اور جائز ہے، مگر صرف ضروری وقت کے

لیے۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 453

سوال: کیا دورانِ اعتکاف ٹک ٹاک (TikTok) یا انسٹاگرام (instagram) استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر دینی مقاصد کے لیے ہو تو جائز ہے، لیکن عام طور پر ان پلیٹ فارمز (platforms) کا غیر ضروری استعمال اعتکاف کے مقصد کے خلاف ہے اور اگر غیر شرعی پوسٹ یا دینی مقاصد سے علاوہ ہو تو منع ہے۔

حوالہ: ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 218

سوال: کیا مسجد میں بیٹھ کر فری لانسنگ (freelanceing) کرنا جائز ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ یہ دنیاوی مشغولیت ہے اور مسجد میں بیٹھ کر دنیاوی کاروبار کرنا جائز نہیں۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 454

سوال: کیا اعتکاف کے دوران کسی سے واٹس ایپ (what's app) پر رابطہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر ضرورت ہو تو جائز ہے، لیکن غیر ضروری گفتگو اور چیٹنگ (chatting) سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حوالہ: مأخوذ من بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 124

سوال: کیا معتکف مسجد میں موجود سیکیورٹی کیمروں (Security cameras) کی نگرانی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی اور دیکھنے والا نہ ہو اور یہ دینی و حفاظتی ضرورت ہو تو اجازت ہے، لیکن زیادہ وقت اس میں ضائع کرنا مناسب نہیں۔

سوال: کیا اعتکاف کے دوران مسجد میں لائیو نشریات (live telecast) چلانا جائز ہے؟

جواب: عینِ مسجد میں منع ہے۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 455

سوال: کیا ڈیجیٹل قرآن (digital Quran) یا موبائل ایپ (Mobil app) سے قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، موبائل (mobile) یا ٹیب (tablet) پر قرآن پڑھنا جائز ہے، مگر وضو کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 456

سوال: کیا معتکف سحری یا افطاری کے لئے کسی قریبی ریسٹورنٹ (restaurant) پر جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں، معتکف کو چاہیے کہ مسجِد ہی میں کھائے پئے سوئے مگر یہ خیال رہے کہ مسجِد آلودہ نہ ہو، ان اُمور کیلئے مسجِد سے باہر ہو جائے گا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ہاں اگر کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر اپنا کھانا لانے کیلئے آپ باہر جا سکتے ہیں، لیکن مسجِد میں لا کر کھائیے(اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ۲ ص ۵۳۰)

تیسرا باب: اعتکاف کے دوران ممنوع امور(Prohibitions)

سوال: کیا معتکف دوران اعتکاف سگریٹ نوشی (smoking)کر سکتا ہے؟

جواب: معتکف کے لیے سگریٹ پینا منع ہے کیونکہ مسجد یا فنائے مسجد میں سگریٹ نوشی کی وجہ سے بدبو پیدا ہوتی ہے جبکہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنے اور گندگی سے بچانے کا حکم ہے، اور اگر سگریٹ نوشی کے لئے معتکف مسجد یا فنائے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف ہی ٹوٹ جائے گا،

اور صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا،فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُوآدَمَ

ترجمہ: جو کوئی شخص پیاز (Onion)، لہسن (Garlic) یا گندنا (ایک بدبودار سبز پودا، سبز پیاز بمع سبز شاخ، Leek) کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے بیشک فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس چیز سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔

(صحيح مسلم، رقم الحديث 564، مطبوعہ دار احياء التراث العربي، بيروت)

اسی جواب کی مزید تفصیل اور دلیل کے لئے اس لنک پر کلک کریں یا islamic Queries کے چینل سے Q.No:218 کو ملاحظہ کریں

https://youtu.be/LqP2_J0rLsA

سوال: کیا اعتکاف کے دوران بلاوجہ مسجد سے باہر جانا جائز ہے؟

جواب: نہیں، بلاوجہ مسجد سے باہر جانا اعتکاف کو توڑ دے گا، سوائے شرعی عذر کے۔ یاد رہے کہ عتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا اگرچہ بھول کر نکلا ہو۔ یوہیں اعتکافِ سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ یوہیں عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف واجب یا مسنون کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی، اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔

حوالہ: (الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری، ج 1 ص 211، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: کیا معتکف مسجد میں دنیاوی باتیں کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں، اعتکاف کا مقصد عبادت ہے، بلا ضرورت دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے۔

حوالہ: الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 220

سوال: اگر کوئی شخص مسجد میں ہنسی مذاق کرے تو کیا اعتکاف پر اثر پڑے گا؟

جواب: اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، لیکن مسجد میں ہنسی مذاق کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 457

سوال: کیا اعتکاف کے دوران جھوٹ بولنا اعتکاف کو فاسد کر دے گا؟

جواب: جھوٹ بولنا اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا، لیکن یہ گناہ ہے اور اعتکاف کے روحانی فائدے کو ختم کر دیتا ہے۔

حوالہ: بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 125

سوال: اگر کوئی معتکف مسجد میں بدتمیزی کرے تو کیا اس کا اعتکاف مکروہ ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں، مسجد میں بدتمیزی کرنا سخت مکروہ اور گناہ ہے، اس سے اعتکاف کے اجر میں کمی ہو سکتی ہے۔

حوالہ: فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 222

سوال: کیا اعتکاف میں کسی سے جھگڑا کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، لیکن لڑائی جھگڑا کرنا سخت مکروہ اور منع ہے۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 459

سوال: کیا اعتکاف کے دوران غیبت کرنا اعتکاف کو فاسد کر دے گا؟

جواب: نہیں، لیکن غیبت سخت گناہ ہے اور اعتکاف کے اجر کو ضائع کر سکتی ہے۔

حوالہ: الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، صفحہ 223

سوال: اگر معتکف فحش کلامی کرے تو کیا اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا؟

جواب: نہیں، لیکن مسجد میں فحش کلامی بہت بڑا گناہ ہے اور سخت مکروہ ہے۔

حوالہ: (الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری، ج 1 ص 223، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: کیا مسجد میں چغلی کرنا معتکف کے لیے جائز ہے؟

جواب: نہیں، چغلی سخت گناہ ہے اور اعتکاف کے روحانی فوائد کو ختم کر دیتی ہے۔

حوالہ: بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 126

سوال: کیا معتکف کسی بیمار رشتہ دار کی عیادت کے لئے جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں، اگر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا

حوالہ: (الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری، ج 1 ص 211، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: کیا معتکف کسی کلوز ریلٹو (close relative) کی فیونرل (funeral) میں شرکت کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں، اگرچہ کتنا ہی کلوز ریلٹو (close relative) ہو اس کی فیونرل (funeral) میں شرکت کے لئے قبرستان، جنازہ گاہ یا مسجد سے باہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حوالہ: (الفتاوی الہندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری، ج 1 ص 211، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: کیا معتکف مسجد میں کسی کا دل دکھا سکتا ہے؟

جواب: نہیں، مسلمان کو تکلیف دینا گناہ ہے، اور مسجد میں ایسا کرنا زیادہ گناہ ہے۔

حوالہ: فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 225

سوال: اگر کوئی شخص اعتکاف میں دوسروں پر چِلّائے تو کیا اعتکاف باطل ہو جائے گا؟

جواب: نہیں، لیکن دوسروں پر بلاوجہ چِلّانا مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 463

چوتھا باب: اعتکاف کے متفرقات

سوال: اعتکاف کے دوران سب سے افضل عمل کون سا ہے؟

جواب:سب سے افضل عمل قرآن مجید کی تلاوت ہے، کیونکہ یہ عبادت کی روح ہے۔

حوالہ: فتاویٰ شامی، جلد 2، صفحہ 465

سوال: کیا اعتکاف کے دوران اسلامی کتب پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:جی ہاں، دینی کتابیں پڑھنا اعتکاف کے مقصد کے عین مطابق ہے۔

حوالہ:(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج 2 ص 465 دار الفکر بیروت)

سوال: کیا اعتکاف کے دوران دعا میں زیادہ وقت گزارنا چاہیے؟

جواب:جی ہاں، دعا اعتکاف کے سب سے اہم اجزاء میں سے ایک ہے۔دُعا ایک عظیم الشان عبادت ہے جس کی عظمت و فضیلت پر بکثرت آیاتِ کریمہ اور احادیثِ طیبہ وارِد ہیں

سوال: کیا اعتکاف میں کسی کو علمِ دین سکھانا جائز ہے؟

جواب:جی ہاں، اگر کوئی شخص دوسروں کو دینی مسائل سکھائے تو یہ بہت افضل عمل ہے۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 470

سوال: کیا اعتکاف میں کسی کو علمِ دین سکھانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، اگر کوئی شخص دوسروں کو دینی مسائل سکھائے تو یہ بہت افضل عمل ہے۔

حوالہ: الدر المختار، جلد 2، صفحہ 470

سوال: کیا ڈاکٹر (doctor) حالتِ اعتکاف میں مریض کو میڈیسن (medicine) لکھ کر سے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، جبکہ اس پر اجرت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔ ایسے ہی ڈاکٹر (doctor) حالتِ اعتکاف میں بلا اُجرت کسی مریض کا معاینہ اور چیک اپ (check up) بھی کر سکتا ہے۔

حوالہ: (رد المحتار علی الدر المختار، ج 3 ص 506 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

سوال: کیا معتکف مسجد میں مانگنے والے بھکاری (Begger) کو کچھ دے سکتا ہے؟

جواب: نہیں، مسجد میں اپنے لئے مانگنا بھی جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علمانے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہئے کہ ستر پیسے اللہ تعالٰی کے نام پر اور دے کہ اس پیسے کا کفّارہ ہوں اور کسی دوسرے کے لئے مانگا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورت دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سنّت سے ثابت ہے۔

حوالہ: (فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۴۱۸)

سوال:اعتکاف کو قضا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے کا سنت اِعتکاف ٹوٹ جائے تو صرف اُس ایک دن کی قضاہے جس دن اِعتکاف ٹوٹا ہے، اگر ماہِ رَمضان شریف کے دن باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہو سکتی ہے، ورنہ بعد میں کسی بھی دن کی جا سکتی ہے۔ قضا کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دن غروبِ آفتاب کے وقت (بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ چند منٹ قبل) بہ نیّتِ قضا اعتکاف مسجد میں داخل ہو جا یئے اور اب جو دن آئے گا اُس کے غروبِ آفتاب تک معتکف رہیئے۔ اِس میں روزہ شرط ہے۔

سوال:کن ایام میں اعتکاف کی قضا نہیں کر سکتے؟

جواب: عیدُ الْفِطْر اورذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کی دسویں تا تیرھویں کے ایام میں اعتکاف کی قضا نہیں کر سکتے کیونکہ اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے جبکہ ان پانچ دنوں کے روزے رکھنا مکروہِ تحریمی ہیں۔

سوال:کیا معتکف مسجد کے صحن یا اس کی چھت پر چڑھ سکتا ہے؟

جواب: یاد رہے کہ صحن، مسجد کا حصہ ہے لہٰذا معتکف کو صحنِ مسجد میں آنا جانا بیٹھے رہنا مطلقاً جائز ہے۔ مسجدکی چھت پر بھی آجا سکتا ہے لیکن یہ اُس وَقت ہے کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجِد کے اندرسے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں اِحاطۂ مسجد سے باہر ہوں تو معتکف نہیں جا سکتا، اگر جا ئے گاتو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔یہ بھی یادرہے کہ معتکف و غیر معتکف دونوں کو مسجدکی چھت پربلا ضرورت چڑھنامکروہ ہے کہ یہ بے ادَبی ہے۔

سوال: معتکف مسجد سے باہر کب نکل سکتا ہے؟

جواب: معتکف کو اعتکاف کے دَوران دو وجوہات کی بنا پر (احاطۂ) مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے:

1- حاجت شرعی

2- حاجت طبعی

سوال: حاجت شرعی کی ایگزیملز (examples) کیا ہو سکتی ہے؟

جواب: فار ایگزیمپل (for example) اگر منارے کا راستہ خارِج مسجِد (یعنی اِحاطۂ مسجِد سے باہر) ہو تو بھی اذان کیلئے معتکف جا سکتا ہے کیونکہ اب یہ مسجد سے نکلنا حاجتِ شرعی کی وجہ سے ہے۔

حوالہ: (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۵۰۲ مُلَخَّصاً)

اسی طرح اگر وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو تو معتکف جمعہ کی نماز کیلئے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے۔ اور اپنی اعتکاف گاہ سے اندازاً ایسے وَقت میں نکلے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر چار رَکعت سنت پڑھ سکے اور نمازِ جمعہ کے بعد اتنی دیر مزید ٹھہر سکتا ہے کہ چار یا چھ رکعت پڑھ لے۔ اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرا رہا بلکہ باقی اِعتکاف اگر وَہیں پورا کرلیا تب بھی اِعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن نمازِ جمعہ کے بعد چھ رکعت سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔

حوالہ: (دُرِّ مُختَار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۵۰۲)

ایسے ہی اگر اپنے محلے کی ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل یہی ہے کہ بغیر جماعت ہی اِس مسجِد میں نماز ادا کی جائے۔

حوالہ:(جَدُّ المُمتارج ۴ص۲۸۸)

نہایت اہم بات !

شرعی اجازت سے باہر نکلے، لیکن فراغت کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی باہر ٹھہر گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

سوال: حاجت طبعی کی ایگزیمپلز(examples) کیا ہو سکتی ہے؟

جواب: حاجتِ طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو و غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔یوہیں اگر مسجد میں وضو و غسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔

حوالہ: (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتارج۳ص۵۰۱، بہارِشریعت ج۱ص۱۰۲۳تا۱۰۲۴)

یاد رہے کہ قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کرکے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر معتکف کا مکان مسجد سے دُور ہے اور اس کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضرور نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائے بلکہ اپنے مکان پر بھی جا سکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں ایک نزدیک دوسرا دُور تو نزدیک والے مکان میں جائے کہ بعض مشایخ فرماتے ہیں دُور والے میں جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

حوالہ:(رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۵۰۱، عالمگیری ج ۱ص ۲۱۲)

اسی طرح بعض مساجدمیں استنجا خانوں ، غسل خانوں وغیرہ کیلئے راستہ اِحاطۂ مسجد(یعنی فنائے مسجد) کے بھی باہرسے ہوتا ہے لہٰذا اِن استنجا خانوں اور غسل خانوں وغیرہ میں حاجت طبعی کے علاوہ نہیں جا سکتے۔

سوال: معتکف کا مسجد سے نکلنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مسجد سے نکلنے سے مرادیہ کہ جب معتکف کے پاؤں مسجد سے اس طرح باہر ہوجائیں کہ اسے عرفاً مسجد سے نکلنا کہا جا سکے ۔ اگر صرف سر مسجد سے نکالا تو اس سے اِعتکاف فاسد نہیں ہو گا۔

حوالہ:(اَلْبَحرُالرَّائِق ج۲ص ۵۳۰)

سوال:کیا مسجد سے باہر نکلے بغیر بھی اعتکاف ٹوٹ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں،کیونکہ اعتکاف میں روزہ رکھنا شرط ہے، اِس لئے اگر معتکف حالت اعتکاف میں روزہ نہیں رکھتا یا روزہ رکھ کر روزہ توڑدیتا ہے تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ روزہ کسی عذرسے توڑا ہو یا بلاعذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہرصورت میں اعتکاف ٹوٹ جا تا ہے ۔ اگر بھول کرکچھ کھاپی لیا، تونہ روزہ ٹوٹا نہ اِعتکاف۔

بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ ضابطہ یادرکھیں کہ وہ تمام اُمورجن سے روزہ ٹوٹ جا تا ہے، اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

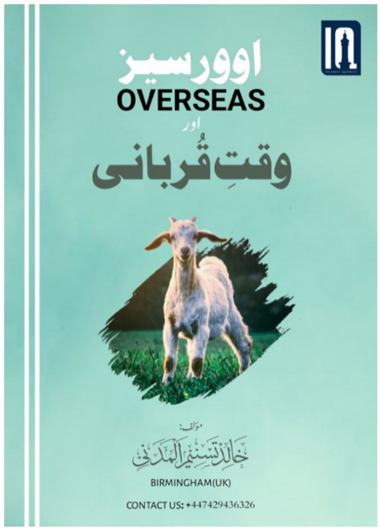
حوالہ: (الفتاوی الهندیۃ المعروف فتاوی عالمگیری ، ج 1 ص 216، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سوال: نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور نیند میں چلتے چلتے مسجِد سے نکل جائے تو؟

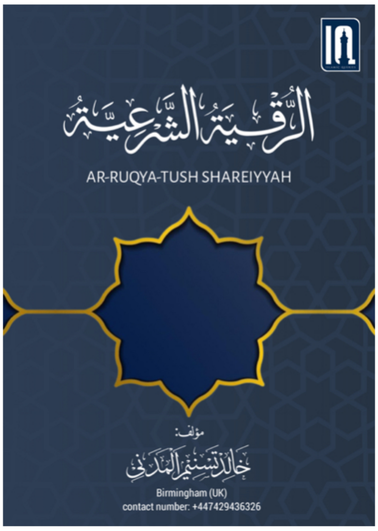
جواب: تو اِعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

حوالہ: (بہارِ شریعت ج ا ص ۱۰۲۵)

مؤلف کی دیگر کاوشیں



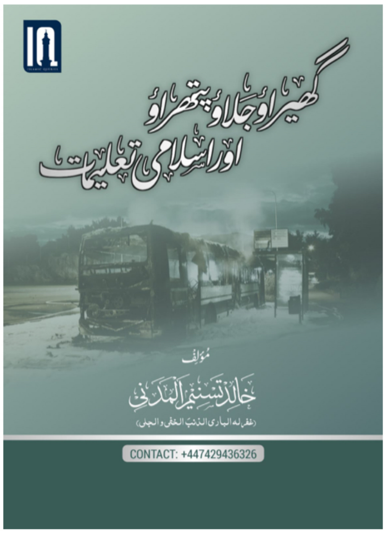


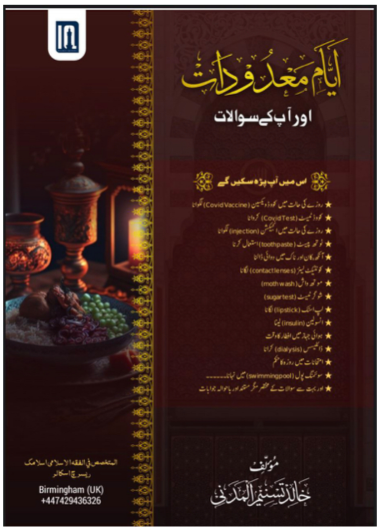


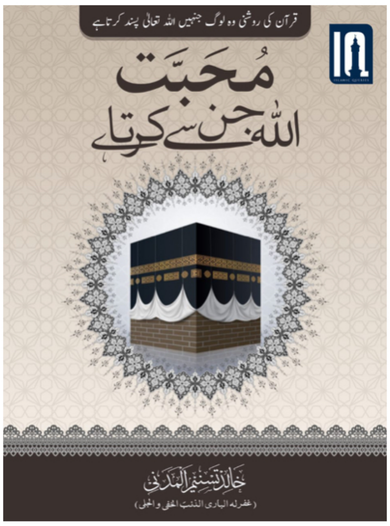








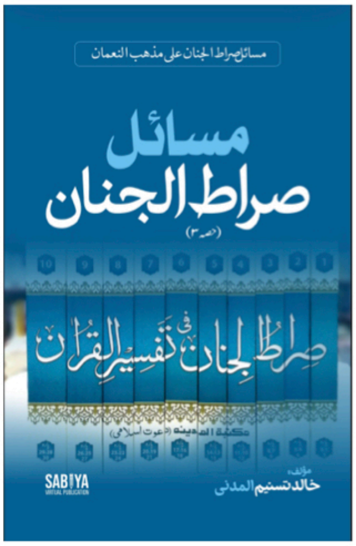


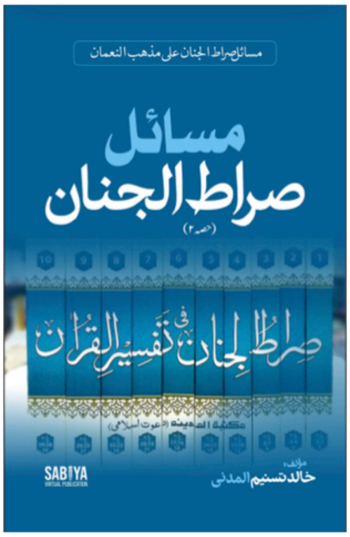


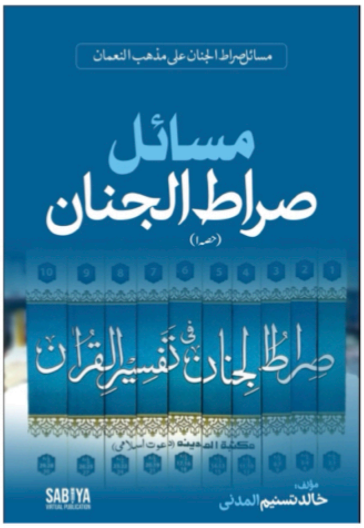

زبدۃ البیان فی خلاصۃ سور القرآن
خلاصہ
مضامین قرآن
قرآنی سورتوں کے مضامین کا خلاصہ
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA

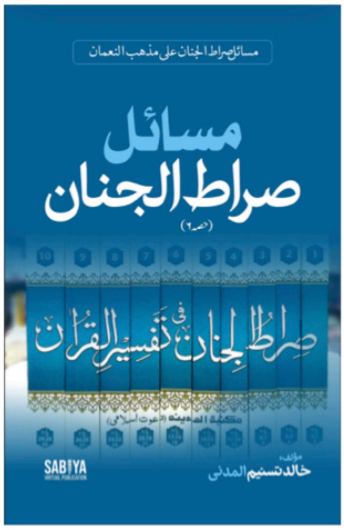

سردی
کا
موسم
اور ہم
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA

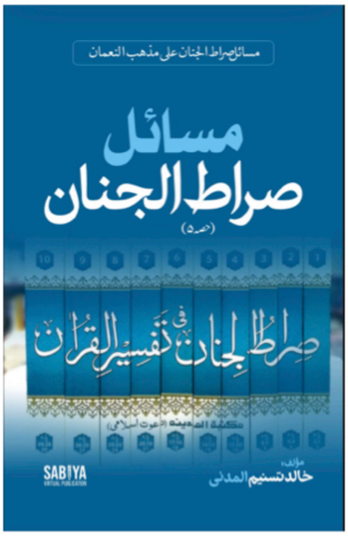

ایک
گناہ
ستر
گواہ
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA

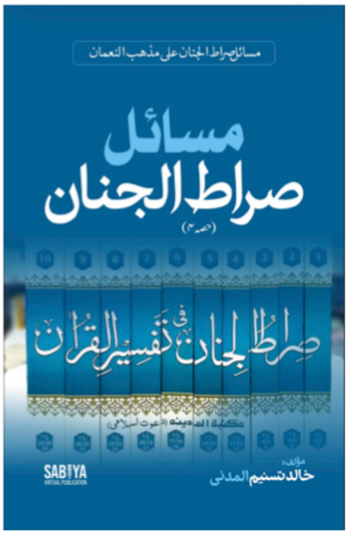

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA


مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA


مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA

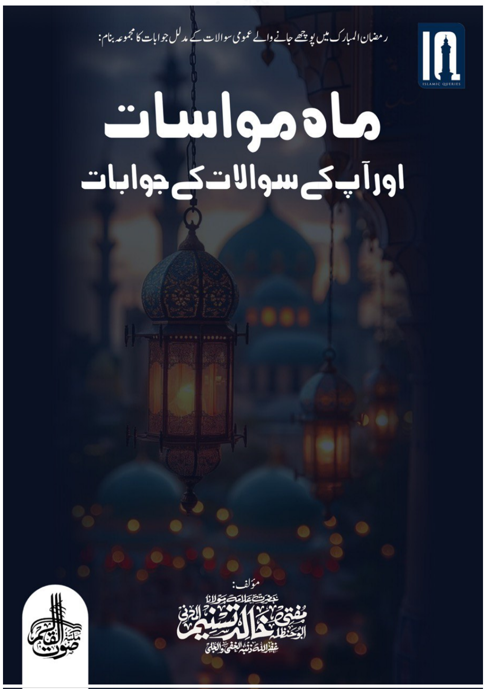

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA

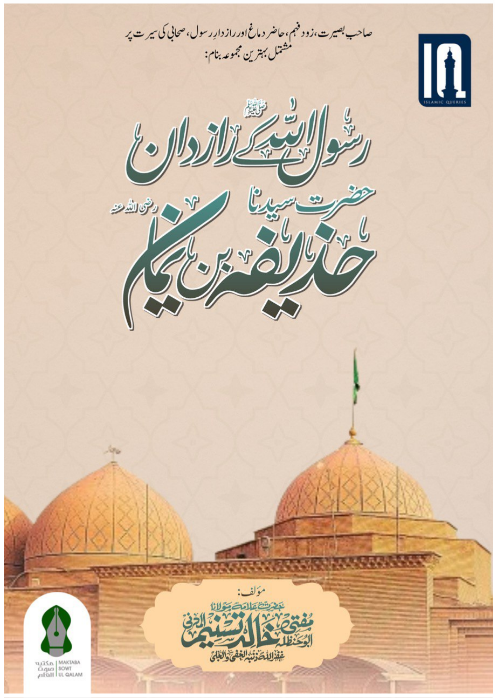

مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA


مسائل صراط الجنان علی مذہب النعمان
مسائل
صراط الجنان
صراط الجنان فی تفسیر القرآن
مؤلف:
خالد تسنیم المدنی
SABIYA


باب الاعتکاف
ایام معدودات
اور آپ کے سوالات
مؤلف:


باب صدقۃ الفطر
ایّام معدودات
اور آپ کے سوالات
مؤلف:


رمضان المبارک میں پوچھے جانے والے عمومی سوالات کے مدلل جوابات کا مجموعہ بنام:
ماہ مواسات
اور آپ کے سوالات کے جوابات
مؤلف:


صاحب بصیرت، زود فہم، حاضر دماغ اور رازدار رسول، صحابی کی سیرت پر مشتمل بہترین مجموعہ بنام:
رسول اللہ ﷺ کے رازدان
حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
مؤلف: